© rasailojaraid.com



کامران طاہر

# ایک گستاخ کا قتل

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله أن البني ﷺ قال: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ» قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أنا [أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قال: فَائْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ: « قُلْ » ] فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارهَنُونِي نِسَاءَ كُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَ نَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَ كُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَ نَا يُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ الأَمَةَ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوْهُ. [صحيح البخاري: ۲۵۱۰، ۴۰۳۷]

”جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو کعب بن اشرف سے نبٹے؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دی ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ کام کروں گا اور کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو قتل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ پھر آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں خلاف واقعہ (بہانے کے طور پر) کچھ کہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ دینا۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں ایک وسق یا دو وسق غلہ قرض دے دو۔ کعب نے کہا اپنی عورتیں میرے پاس گروی رکھ دو۔ کہنے لگے تم عرب کے حسین ترین آدمی ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس گروی نہیں رکھ سکتے کہ وہ ایک دو وسق کے لیے گروی بنیں یہ ہمارے لیے رسوائی کی بات ہے، لیکن ہم اپنا اسلحہ گروی رکھ سکتے ہیں۔ یہ وعدہ لے کر اس کے پاس سے چلے گئے، دوبارہ اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہیں بھی اس کے قتل کی خبر دی۔“

## تخریج الحدیث

مذکورہ بالا حدیث اختصار وطوالت کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

صحيح البخاري: ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، صحيح مسلم: ۱۸۰۱، ۲۷۶۸، سنن أبي داؤد: ۲۷۶۸، مسند أبى عوانه: ۶۹۱۹، سنن الكبرى للبيهقي: ۴۰/۷، ۸۱/۹، السنن الكبرى للنسائي: ۸۶۴۱، مسند حميدي: ۱۲۵۰، المعجم الكبير: ۱۵۵۰۴

## توضیح الحدیث

صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۰۳۷ میں اس کی وضاحت اس طرح ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کعب بن اشرف کے پاس پہنچے اور اسے کہنے لگے کہ محمد ﷺ ہم سے زکوۃ کا تقاضا کرتے ہیں اور ہمیں تکلیف میں ڈالا ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ ابھی دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے اور پھر ان لوگوں نے



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اسے دھوکے سے باہر لے جا کر قتل کر دیا۔

مذکورہ بالا روایات میں کعب بن اشرف کے قتل کی وجہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دینا بتلائی گئی ہے اور کعب بن اشرف کے متعلق آتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی شعروں میں بدگوئی کرتا تھا۔[فتح الباري:۷/۳۳۷]اور ابن حجر رحمہ اللہ اسی روایت نمبر۲۵۱۰ کے تحت کعب کے قتل کی وجہ بیان کرتے ہوئے السهيلي رحمہ اللہ کا قول لائے ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کو گالی دے اس کا قتل جائز ہے۔ [فتح الباري:۵/۱۴۳]

اسی طرح حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ کا خلاف واقعہ کہنے کی اجازت طلب کرنا اور نبی ﷺ کے متعلق خلاف واقعہ باتیں کرنے سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بھی سبّ رسول کے حکم میں ہے بلکہ ایسے الفاظ جو خلاف واقعہ ہوں ایسی ضرورت کے لیے نبی ﷺ ان کی اجازت دی ہے۔

## فقہ الحدیث

اِبتدائی سطور میں ذکر کردہ حدیث اور اس کے ضمن میں بیان کردہ وضاحت سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

① نبی کریم ﷺ کو ایذا دینے سے مراد اس روایت میں سبّ (گالی) کرنا ہے۔
② نبی کریم ﷺ کی اہانت وگستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے۔
③ نبی کریم ﷺ نے اپنے گستاخ کے قتل کو پسند فرمایا ہے۔
④ شاتم رسول کو قتل کرنے کے لیے حیلہ کے طور پر جھوٹ یا خلاف واقعہ بات کہی جاسکتی ہے۔
⑤ اسی طرح گستاخ رسول کے قتل کے لیے نبی ﷺ کی طرف خلاف واقع بات کہنا آپ ﷺ کی گستاخی کے زمرے میں نہیں آتا۔
⑥ غیر مسلم سے رھن (گروی) کا معاملہ کیا جاسکتا ہے۔
⑦ مسلمان نبی کریم ﷺ کے گستاخ کو چاہے وہ رضاعی بھائی کیوں نہ ہو قتل کر سکتا ہے۔

❊......❊......❊

اے اہل خرد! مغرب کی حرکت تو دیکھیے
تعصب میں مرا جا رہا ہے سوچتا نہیں
آسمان پہ تھوکا ہوا واپس ہی آئے گا
تھوکنے والا دیکھو ذرا سوچتا نہیں

[کامران طاہر]



© rasailojaraid.com